

انتخاب مجلس احرار اسلام قصور

مجلس احرار اسلام قصور کے ارکان کا انتخابی اجلاس چودھری محمد عاشق احرار کی زیر صدارت دفتر مجلس احرار اسلام چوک شہیدان کوٹ مراد خان قصور میں منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے ۱۹۹۷ء کے لئے درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر: چودھری محمد عاشق احرار
 سینئر نائب امیر: محمد اکرم رستم
 نائب امیر اول: عبدالرزاق صدیقی
 نائب امیر دوم: صوفی محمد حسن
 ناظم اعلیٰ: مولانا محمد طفیل رشیدی
 نائب ناظم: صوفی محمد صابر
 ناظم نشر و اشاعت: شبیر حسین
 نائب ناظم نشر و اشاعت: احمد حسین
 نوٹ: مولانا محمد اکبر صاحب کو سینئر نائب صدر نامزد کیا گیا تاکہ ان کے انتقال کے بعد اب ان کی جگہ محمد اکرم رستم صاحب کو سینئر نائب صدر نامزد کیا گیا ہے۔

ارکان مجلس شوریٰ: (۱) چودھری محمد عاشق احرار (۲) عبدالرزاق صدیقی (۳) صوفی محمد حسن (۴) صوفی محمد صابر (۵) مولانا محمد طفیل رشیدی (۶) شبیر حسین (۷) احمد حسین (۸) چودھری محمد صادق (۹) محمد اکرم رستم (۱۰) قاری محمد مشتاق (۱۱) مستری مبارک علی

قرار داد تعزیت

شرکاء اجلاس نے تعزیتی قرار داد میں مجلس احرار اسلام قصور کے سابق صدر مستری مبارک علی صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر گہرے غم کا اظہار کیا۔ مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کی اور مستری مبارک علی صاحب سے اظہار تعزیت کیا۔

مولانا محمد اکبر کی یاد میں تعزیتی اجلاس

مجلس احرار اسلام قصور کے سینئر نائب صدر اور جید عالم دین مولانا حاجی محمد اکبر (فارغ التحصیل ام القراء یونیورسٹی مکہ مکرمہ) کے اچانک انتقال پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ قاری حبیب اللہ قادری نے تلاوت قرآن مجید کی اور محمد آصف، محمد امجد نے نعت پیش کی۔ چودھری محمد عاشق احرار نے اپنے تعزیتی خطاب میں کہا کہ مولانا محمد اکبر مرحوم ایک مخلص دوست، نڈر اور حق گو مسلمان تھے۔ اسلام کے لئے ان کی مجاہدانہ کوششیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ مولانا محمد طفیل رشیدی جنرل سیکرٹری مجلس احرار قصور نے کہا کہ مجلس احرار اسلام، پاکستان کی واحد جماعت ہے جس کے پلیٹ فارم پر ماضی سے لے کر حال تک اہلسنت والجماعت کے تینوں مسلک دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث جمع رہے ہیں۔ اور ہمیں آج بھی فر ہے کہ ہماری جماعت میں تینوں مسلک کے لوگ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم

وَجُودِ کائنات

کیا کیا تشریق ہوا؟

أَصْفَاتِ اللّٰہِ سے مشتق علوم و معارف،
ادبیات اور مفرزاتِ اسلوب میں

شرح اسمائے حسنی

570 صفحات

از علامہ عبد القیوم صاحب دارالافتاء
مجلس المدینۃ العلمیۃ

مجلد اول



اور سیاست کے بارے میں واضح احکامات بھی پاتے ہیں۔ اسی دوسرے حصہ پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی ریاست ہو اور اگر اس حصہ پر عمل نہ کیا جائے تو شریعت کا ایک حصہ معطل ہو کر رہ جاتا ہے اور قرآنی معاشرہ وجود میں نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے امت نے مستفقہ طور پر منصب امامت و خلافت کو فرض قرار دیا ہے اور اس بارے میں کوتاہی ایک دینی عظم کی بجائے آوری میں کوتاہی ہے۔

دیں ہاتھ سے دیکر اگر آزاد ہو منت

ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارہ (اقبال)